السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

:اندرون اور بیرون ملک یہ دیکھا گیا ہے کہ مدارس کے طلبہ پیشاب کرنے کے بعد وضو کیے بغیر قرآن مجید کو ہاتھ لگاتے ہیں۔ مدارس میں یہ عادت عام ہے حالانکہ ارشاد باری تعالی

لایَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرونَ ٧٩ ... سورة الواقعة

’’جسے صرف پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں‘‘

:رسول اللہ ﷺ بھی فرمایا ہے

(لَا يَمَسّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرًا» (موارد الظمان الی زوائد ابن حبان ح: 793 وسنن الدار قطنی ح: 433»

’’انسان قرآن مجید کو اس وقت ہی ہاتھ لگائے جب وہ پاک ہو۔‘‘

تو سوال یہ کہ قرآن مجید کو باوضو ہاتھ لگانے میں کیا حکمت ہے اور کیا جو شخص بے وضو ہاتھ لگائے گا وہ گناہ گار ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

!وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد

امور طلبہ کے ذمہ دار حضرات کو چاہیے کہ وہ انہیں ہر اس چیز کی عمل ی تعلیم دیں جو ہر عبادت کے لیے واجب ہے انہیں عبادات میں سے دیکھ کر قرآن مجید کی تلاوت بھی ہے کہ یہ طہارت کاملہ پر موقوف ہے۔ اس طرح قرآن مجید کی تعلیم دینے والے مدرسین پر واجب ہے کہ وہ ہر سبق کے آغاز میں طلبہ کی رہنمائی فرمائیں اور جو بے وضو ہو اس سے وضو کرائیں۔ الحمد اللہ! اب ہر مدرسے میں دن رات ہر وقت پانی وافر مقدار میں موجود ہے اور مدرسہ میں داخل ہونے والا ہر بچہ شروع ہی سے وضو کرنے کا طریقہ جانتا ہے اور سائل نے جو دلائل خود ہی ذکر کیے ہیں وہ اس بارے میں کافی ہیں کہ قرآن مجید جو کہ پاک کلام اللہ رب العالمین کر طرف سے نازل شدہ ہے 'کو ہاتھ لگانے کے لیے طہارت لازم ہے کیونکہ للہ تعالی نے اس کے بارے میں خود ہی فرمایا ہے کہ اس کو وہی مرادوہ لوگ ہیں جو کفر شرک اور حدث اکبر واصغر سے پاک ہوں کیونکہ عموم دلائل کا یہی تقاضا ہے اور اگر 'کتاب مکنون' سے مرادوہ کتاب ہے کہ جس کے قریب صرف فرشتے ہی جاتے ہیں تو قرآن بھی اسی کی فرع ہے لہذا اسے بھی وہائے ہاتھ لگائے جو باطنی اور ظاہری طور پر دونوں طرح پاک ہو۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص39

محدث فتویٰ